فیضِ سُبحانی

شرح اردو

حُسامی

تالیف
حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈوی
اُستاذِ حدیث وتفسیر دارالعلوم، دیوبند

المیزان

Butt

الميزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان

سلسلہ مطبوعات - ۴۰

سن اشاعت ۲۰۰۴ء
محمد شاہد عادل نے
جاوید پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

عنوانات

عنوان	صفحہ	عنوان
تقریظات	۶	مجمل کی تعریف اور اس کا حکم
اصول فقہ سے متعلق سات چیزیں	۱۲	متشابہ کی تعریف اور اس کا حکم
حسامی کا خطبہ	۱۶	تقسیم ثالث
کتاب کی تعریف	۲۶	حقیقت کی تعریف
قرآن نظم اور معنی کا نام ہے	۲۹	مجاز کی تعریف
قرآن کی تقسیمات چار ہیں	۳۲	حکم کا اتصال علت کے سا
تقسیم اول	۳۳	حکم کا اتصال سبب کے سا
خاص کی تعریف	۳۴	مجاز کا حکم
عام کی تعریف	۳۶	حقیقت اور مجاز کا جمع ہونا
عام کا حکم	۳۸	حقیقت اور مجاز کے اجتماع
مشترک کی تعریف اور اس کا حکم	۴۳	اور سوالی پر طلب امان کے ذریعہ
مؤول کی تعریف اور اس کا حکم	۴۷	امام ابوحنیفہ اور امام محمد رح کے
دوسری تقسیم	۴۹	پر اعتراض اور اس کا جواب
ظاہر کی تعریف	۵۱	حقیقت متعذرہ اور مہجورہ کا
نص کی تعریف	۵۳	حقیقت مستعملہ اور مجاز متعارف
مفسر کی تعریف اور اس کا حکم	۵۴	مجاز، حقیقت کا خلیفہ تکلم
محکم کی تعریف	۵۷	یا حکم کے اعتبا
ظاہر نص وغیرہ میں تعارض کے وقت تفاوت ظاہر ہوگا	۵۸	پانچ مواقع جہاں حقیقت کو
		صریح اور کنایہ کا بیان
خفی کی تعریف اور اس کا حکم	۶۱	الفاظ کنایات میں سے اعتد
مشکل کی تعریف اور اس کا حکم	۶۳	اور انت واحدۃ کا بیان

یعنی عدمِ قتال تو منسوخ ہو گیا لیکن انکی تلاوت باقی ہے۔

وَالزِّيَادَةُ عَلَى النَّصِّ نَسْخٌ عِنْدَنَا خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ لِأَنَّ بِالزِّيَادَةِ يَصِيرُ أَصْلُ الْمَشْرُوعِ بَعْضَ الْحَقِّ وَمَا لِلْبَعْضِ حُكْمُ الْوُجُودِ فِيمَا يَجِبُ حَقًّا لِلّٰهِ تَعَالَى لِأَنَّهُ لَا يَقْبَلُ الْوَصْفَ بِالتَّجَزِّي حَتَّى أَنَّ الْمُظَاهِرَ إِذَا مَرِضَ بَعْدَ مَا صَامَ شَهْرًا فَأَطْعَمَ ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا لَمْ يَجُزْ فَكَانَتِ الزِّيَادَةُ نَسْخًا مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى وَلِهٰذَا لَمْ يَجْعَلْ عُلَمَاؤُنَا قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ رُكْنًا فِي الصَّلٰوةِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ لِأَنَّهُ زِيَادَةٌ عَلَى النَّصِّ وَأَبَوْا زِيَادَةَ النَّفْيِ حَدًّا فِي زِنَا الْبِكْرِ وَزِيَادَةَ الطَّهَارَةِ شَرْطًا فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ وَزِيَادَةَ صِفَةِ الْإِيمَانِ فِي رَقَبَةِ الْكَفَّارَةِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ أَوِ الْقِيَاسِ

ترجمہ:۔ اور نص پر زیادتی ہمارے نزدیک نسخ ہے امام شافعی رح کا اختلاف ہے اسلئے کہ زیادتی کی وجہ سے اصلِ مشروع بعض حق ہو جائے گا اور بعض کے لئے اس میں جو اللہ کا حق بنکر واجب ہوتا ہے وجود کا حکم نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ کا حق تجزی کے ساتھ وصف کو قبول نہیں کرتا ہے حتی کہ ظہار کرنے والا جب ایک ماہ کے روزے رکھنے کے بعد بیمار ہو گیا پھر اس نے تیس مساکین کو کھانا دیا تو اس کو کافی نہ ہوگا پس زیادتی معنی کے اعتبار سے نسخ ہوگی اسی وجہ سے ہمارے علماء نے قرأت فاتحہ کو نماز میں خبرِ واحد کی وجہ سے رکن قرار نہیں دیا ہے۔ کیونکہ یہ نص پر زیادتی ہے اور ہمارے علماء نے خبرِ واحد سے غیر محصن کے زنا میں جلاوطن کرنے کی زیادتی کو حد بنانے سے اور طوافِ زیارت میں طہارت کی زیادتی کو شرط بنانے سے یا قیاس سے کفارہ کے رقبہ میں صفت ایمان کی زیادتی کا انکار کر دیا ہے۔

تشریح:۔ منسوخ کی چوتھی قسم یہ ہے کہ نص پر زیادتی کر دی جائے یہاں زیادتی سے وہ زیادتی مراد ہے جو غیر مستقل ہو جیسے قید یا شرط کے ذریعہ زیادتی کی جائے یہ زیادتی احناف کے نزدیک تو نسخ ہے اگرچہ صورۃً بیان ہے لیکن امام شافعی رح کے نزدیک یہ زیادتی نسخ نہیں ہے بلکہ بیان ہے۔ احناف کی دلیل یہ ہے کہ زیادتی کی وجہ سے اصل مشروع یعنی مزید علیہ بعض حق ہو جائے گا اس طور پر کہ مطلق جب کسی قید کے ساتھ مقید ہو گیا تو مجموعہ دو جزوں سے مرکب ہوگا ایک مطلق دوم قید اور احد الجزئین مجموعہ کا بعض ہوتا ہے لہذا مطلق بھی مجموعہ کا بعض ہوگا اور مجموعہ اللہ کا حق ہے لہذا مطلق، اللہ کے حق کا بعض ہوگا اور اللہ کے حقوق میں بعض کے لئے وجودِ کل کا حکم نہیں ہوتا ہے یعنی اللہ کے حقوق (عبادت یا عقوبت یا کفارہ) میں بعض کو بغیر باقی کے انضمام کے کل کا حکم نہیں دیا جاتا ہے چنانچہ اگر کسی نے فجر کی ایک رکعت پڑھی تو دوسری رکعت ملائے بغیر اس کو فجر قرار نہیں دیا جائے گا اور اللہ کے حقوق میں بعض کو کل کا حکم اسلئے نہیں دیا جاتا ہے کہ حق اللہ تجزی اور تقسیم کے وصف کو قبول نہیں کرتا ہے۔ چنانچہ ظہار کرنیوالا جس پر دو ماہ کے روزے واجب تھے اگر وہ ایک ماہ کے روزے رکھ کر بیمار پڑ گیا اور پھر اس نے باقی ایک ماہ کے روزوں کے مقابلہ میں تیس مساکین کو کھانا دیدیا تو اس سے کفارہ ظہار ادا نہ ہوگا نہ روزوں کے ساتھ ادا ہوگا اور نہ کھانے کیساتھ

ادا ہوگا، کیونکہ کفارہ جو اللہ کا حق ہے اس میں سے بعض حق فوت ہوگیا ہے اور باقی بعض کو وجودِ کل کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے لہٰذا یہ شخص اللہ کا حق یعنی کفارہ ادا کرنے والا نہ ہوگا۔ مصنف رحمہ نے حق اللہ کی قید لگا کر حقوق العباد کو خارج کر دیا ہے کیونکہ حقوق العباد تجزی کا وصف قبول کر لیتے ہیں مثلاً ایک شخص نے کسی پر پندرہ سو روپے کا دعویٰ کیا اور دو گواہ پیش کئے مگر ایک گواہ نے ایک ہزار کی گواہی دی اور ایک نے پندرہ سو کی گواہی دی تو مدعی کے لئے صرف ایک ہزار ثابت ہوگا اور باقی پانچسو ثابت نہ ہوں گے۔ بہرحال یہ بات ثابت ہوگئی کہ مطلق، قید کے بعد بعض حق ہوگیا اور جب مطلق بعض حق ہوگیا تو زیادتی معنی کے اعتبار سے نسخ ہوگی کیونکہ مطلق کا حکم، مقید کے حکم کا غیر ہوتا ہے لہٰذا جب مطلق کو مقید کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مطلق کا حکم ختم ہوگیا اور اسکی مدت پوری ہوگئی اور اسکی مدت کے ختم ہونے کو بیان کرنے والا چونکہ مقید ہے اسلئے مقید ناسخ اور مطلق منسوخ ہوگا۔ اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک مقید مطلق کا بیان ہوگا۔ پس ہمارے نزدیک چونکہ کتاب اللہ کا نسخ خبر متواتر یا خبر مشہور سے ہوتا ہے اسلئے کتاب اللہ پر زیادتی بھی خبر متواتر یا خبر مشہور سے جائز ہوگی اور خبر واحد اور قیاس سے جائز نہ ہوگی اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک چونکہ مقید بیان ہے اور بیان خبر واحد اور قیاس سے بھی جائز ہوتا ہے اسلئے ان کے نزدیک خبر واحد اور قیاس سے نص پر زیادتی کرنا جائز ہوگا۔

ولہٰذا لم یعمل سے مصنف نے کہا کہ ہمارے نزدیک نص پر زیادتی چونکہ نسخ ہے اور نص کتاب کا نسخ خبر واحد سے جائز نہیں ہے اسلئے ہمارے علماء نے کہا ہے کہ نماز میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کو رکن قرار دینا نص "فاقرؤا ما تیسر من القرآن" پر زیادتی ہے اس طور پر کہ نص کا عموم اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے بھی نماز جائز ہے پس اس نص کو مقید کرنا اور فاتحہ کی قرأت کو رکن قرار دینا نص کے اطلاق اور عموم کا نسخ ہے اور خبر واحد سے نص کا نسخ جائز نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک نص پر زیادتی چونکہ بیان ہے اور بیان خبر واحد سے بھی جائز ہے اسلئے ان کے نزدیک فاتحہ کی قرأت رکن ہوگی اور اس کے بغیر نماز درست نہ ہوگی۔ اسی طرح ہمارے علماء نے ایک سال کے لئے جلاوطن کرنے کو غیر محصن کی حد کا جز قرار نہیں دیا ہے کیونکہ غیر محصن کی حد کے لئے نص "فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ" وارد ہوئی ہے اور یہ نص مطلق ہے جلاوطن کی قید کے ساتھ مقید نہیں ہے۔ پس خبر واحد یعنی البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام سے مذکورہ نص پر زیادتی کرنا اور اس کے اطلاق کو منسوخ کرنا جائز نہ ہوگا اور جب یہ زیادتی جائز نہیں ہے تو تغریب عام (جلاوطن کرنا) غیر محصن کی حد کا جزء نہ ہوگا مگر امام شافعی رحمہ کے نزدیک نص پر زیادتی چونکہ نسخ نہیں ہے بلکہ بیان ہے اور بیان خبر واحد سے بھی جائز ہے اسلئے ان کے نزدیک ایک سال کے لئے جلاوطن کرنا بھی حد کا جزء ہوگا۔

اسی طرح ہمارے علماء نے طواف زیارت میں طہارت کی زیادتی کو شرط قرار نہیں دیا ہے کیونکہ طواف تو نص کتاب "ولیطوفوا بالبیت العتیق" سے ثابت ہے اور یہ نص عام اور مطلق ہے طہارت وغیرہ کی شرط کے ساتھ مقید نہیں ہے پس خبر واحد "الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ" سے اس نص پر زیادتی کرنا اور طہارت کو شرط قرار دینا درست نہ ہوگا کیونکہ نص پر زیادتی ہمارے نزدیک نسخ ہے اور خبر واحد سے نسخ جائز نہیں ہے البتہ خبر واحد پر عمل کرتے ہوئے ہمارے علماء نے طہارت کو واجب قرار دیا ہے چنانچہ اگر محدث نے طواف کیا تو طواف جائز ہو جائے گا مگر جو نقصان آگیا اسکی تلافی کے

لئے دم واجب ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک نص پر زیادتی چونکہ نسخ نہیں ہے بلکہ بیان ہے اور خبر واحد سے بیان جائز ہے اسلئے انھوں نے طواف زیارہ کیلئے طہارت کو شرط قرار دیا اور کہا کہ اگر محدث نے طواف کیا تو اس کا طواف ادا نہ ہوگا اسی طرح ہمارے علماء نے کفارۂ یمین اور کفارۂ ظہار میں ایمان کی زیادتی کو شرط قرار نہیں دیا ہے کیونکہ کفارۂ قتل میں باری تعالیٰ نے فرمایا ہے " ومن قتل مومنا خطاء فتحریر رقبۃ مومنۃ" اور کفارۂ یمین اور کفارۂ ظہار میں " فتحریر رقبۃ" مطلق ہے ایمان کی قید نہیں ہے لہٰذا کفارۂ ظہار اور یمین کو کفارۂ قتل پر قیاس کرتے ہوئے ایمان کی قید کے ساتھ مقید کرنا اور مومن غلام کو آزاد کرنے کی شرط لگانا درست نہ ہوگا اسلئے کہ ہمارے نزدیک نص پر زیادتی نسخ ہے اور قیاس کے ذریعہ نسخ جائز نہیں ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک نص پر زیادتی چونکہ بیان ہے اور قیاس کے ذریعہ بیان جائز ہے اس لئے ان کے نزدیک یہ زیادتی جائز ہوگی اور کفارۂ ظہار اور یمین میں بھی رقبہ مومنہ کا آزاد کرنا ضروری ہوگا۔

وَالَّذِیْ یَتَّصِلُ بِالسُّنَنِ اَفْعَالُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ اَرْبَعَۃُ اَقْسَامٍ مُبَاحٌ وَمُسْتَحَبٌّ وَوَاجِبٌ وَفَرْضٌ وَفِیْھَا قِسْمٌ اٰخَرُ وَھُوَ الزَّلَّۃُ لٰکِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ فِیْ شَیْئٍ لِاَنَّہٗ لَا یَصْلُحُ لِلْاِقْتِدَاءِ وَلَا یَخْلُوْا عَنِ الْاِقْتِرَانِ بِبَیَانِ اَنَّہٗ زَلَّۃٌ۔

ترجمہ :- اور وہ جو سنن قولیہ کے ساتھ متصل ہوتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال ہیں اور وہ چار قسم پر ہیں مباح، مستحب، واجب اور فرض۔ اور ان میں ایک دوسری قسم ہے اور وہ زلّت ہے لیکن وہ اس باب سے نہیں ہے کیونکہ یہ قسم اقتداء کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے اور ایسے بیان کے ساتھ کہ وہ زلّت ہے اقتران سے خالی نہیں ہے۔

تشریح :- مصنف رہ سنن قولیہ سے فارغ ہو کر سنن فعلیہ بیان کرنا چاہتے ہیں اور سنن فعلیہ چونکہ رتبہ میں سنن قولیہ سے کمتر ہیں اس لئے مصنف رہ نے اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا والذی یتصل الخ یعنی آپ کے افعال بھی آپکی سنن قولیہ کے ساتھ ملحق ہیں۔ الحاصل اقوال کے بعد افعالِ رسول کا درجہ ہے مگر افعال رسول سے وہ افعال مراد ہیں جو آپ بالقصد صادر ہوئے ہوں اگر کوئی فعل آپ سے نیند کی حالت میں یا سہواً صادر ہوا ہو تو اس فعل کی اقتداء نہ ہوگی یعنی اس فعل میں یہ صلاحیت نہ ہوگی کہ اس میں اقتداء کی جائے اسی وجہ سے یہ فعل حسن و قبح کے ساتھ بھی متصف نہیں کیا جائے گا۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال قصدیہ کی چار قسمیں ہیں (۱) مباح (۲) مستحب (۳) واجب (۴) فرض۔ مباح جیسے کھانا پینا۔ مستحب جیسے تسمیہ فی الوضو۔ واجب جیسے سجدہ سہو۔ فرض جیسے فرض نماز، رمضان کا روزہ یہاں پر اعتراض کیا گیا ہے کہ تمام اصولیین نے افعال رسول کی تین قسمیں بیان کی ہیں اور واجب کو فرض میں داخل کیا ہے کیونکہ واجب اصطلاحی وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جسمیں اضطراب ہو اور نبی علیہ السلام کے حق میں یہ بات متصور نہیں ہے کیونکہ نبی کے حق میں تمام دلائل قطعی ہوتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ افعالِ رسول کی تقسیم ہمارے اعتبار سے ہے